علم اصول فقہ کی تدوین۔ تاریخ کے آئینہ میں

ڈاکٹر تاج محمد

علم اصول فقہ کی تاریخ اس اساسی اور تشریعی عہد سے جا ملتی ہے، جہاں وحی الٰہی کے سایہ میں زندگیاں پروان چڑھیں اور جہاں علم وحکمت کے دریچے وا ہوئے، تمام اصنافِ علوم کی کلیاں پھوٹیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تلامذہ نے جملہ علوم کی بنیادیں قائم کیں۔ ہر ایک کی تفصیل کے بجائے اصول وضوابط وضع کئے اور اسلامی احکام کے منہاج (Method) کے کچھ نمونہ فراہم کئے۔ اصولِ فقہ سے متعلق عہد صحابہ کے اصول و نظائر اور امثلہ کا ذکر گزشتہ مقالے میں اختصار کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ علم اصولِ فقہ کی بنیاد عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پڑ چکی تھی، صحابہ کرام کے وہ اجتہادی فیصلے جو بالخصوص اصولِ فقہ سے متعلق تھے، جن کی روشنی میں علمائے اصول نے اصولِ فقہ کے اصول وقواعد وضع کئے۔ بالفاظِ دیگر علم اصولِ فقہ نہ تو کسی فلسفی کا نظریہ ہے اور نہ ہی کسی شاعر کا تخیل اور نہ ہی راتوں رات کسی فردِ واحد نے اپنی طرف سے قواعد کا مجموعہ بنا کر پیش کیا ہے اور بعد والوں نے اسے شریعت کا ایک اہم اساسی حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس کی ٹھوس شرعی بنیادیں ہیں جن کا اصل سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام کے استنباط کے اصول صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بتائے اور انہی نشانِ راہ پر چلتے ہوئے تابعین نے صحابہ کے اسلوب اجتہاد اور استدلال کو وسعت دی۔ جیسے جیسے تابعین فقہاء کی جماعت اسلامی احکام میں غور وفکر کرتے رہے یہ قواعد اور ان کے درمیان پائے جانے والے تفاوت ان پر واضح ہوتے گئے۔ اس دور کے بعد علمائے مجتہدین اور ان کے تلامذہ نے مزید تحقیق کی اور باقاعدہ کئی فنون اور اصناف علوم کی بنیادیں قائم کیں اور کتب تدوین کیں۔

انہیں رہنما اصولوں میں سے ایک اہم اصول جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قاضی کو لکھتے ہوئے فرمایا یہ ہے:

> ''پہلے امثال و نظائر کو پہچانو پھر ان پر دیگر امور کو قیاس کرو کیونکہ اس رائے پر عمل کرنا نص کے مفہوم پر عمل کرنا ہوا۔''

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ قرآن وحدیث میں شاید ہی کسی اصول اور کلیات بحیثیت اصول یا کلیات کے طور پر بیان کیا گیا ہو، بلکہ قرآن وحدیث کا عام طور پر یہ اسلوب رہا ہے کہ عمومی کلیات کو جزئی مثالوں کے ضمن میں بیان کیا گیا۔ اور انہیں جزئیات کی بنیاد بنا کر علم اصول فقہ کی عمارت تعمیر کی گئی۔ حضری بک اصول فقہ کی تدوین کے متعلق لکھتے ہیں:

انقضی ذالک الزمن و جاء ت بعدهم امة اختطلت بامم اخری دخیلة فی العربیة فبعدان کانت اللغة سلیقة لهم صارت علما یتعلمون فوضعوا القواعد ودونوا فیها الکتب حتی یامن الناس علی لغتهم ان تضیع۔ (۲)

اسلاف کا دور جب ختم ہوا اور فتوحات کی بدولت بلاد اسلامیہ میں وسعت ہوئی غیر عرب حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو عربی زبان ان کے لئے فطری زبان نہ تھی بلکہ کسبی بن گئی۔ وسعت تمدن کی وجہ سے جدید پیش آمدہ مسائل میں ارباب علم کا اختلاف روز بروز بڑھنے لگا چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر ائمہ مجتہدین نے قواعد استنباط مقرر کئے اور اس فن میں کتابیں لکھی گئیں تاکہ لوگ لغوی تضیع اوقات سے محفوظ و مامون ہو جائیں۔

استاذ خلاف اصول فقہ کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ دوسری صدی ہجری کی پیداوار ہے، کیونکہ جب لوگوں میں شرعی مسائل میں باہمی جدال شروع ہوا تو ایسے قواعد وضع کئے گئے جن کا دائرہ قرآن وحدیث سے ہٹ کر نہ ہو لکھتے ہیں:

وکذالک لما بعد العهد بفجر التشریع، واحترام الجدال بین اهل الحدیث واهل الرائی، واحتبروا بعض ذوی الاهواء علی الاحتجاج بمالا یحتج به وانکار بعض ما یحتج به، دعا کل هذا الی وضع ضوابط وبحوث فی الادلة الشرعیة وشروط الاستدلال بها وکیفیة الاستدلال بها، ومن مجموعة هذه البحوث الاستدلالیة وتلک الضوابط اللغویة تکون علم اصول الفقه۔ (۳)

اسی طرح جب عہد تشریع ختم ہوا تو اہل حدیث اور اہل رائے مین جدال شروع ہو گیا اور اس میں بعض ہوائے نفس رکھنے والے لوگ ایسے دلائل سے احتجاج کرتے جن کے

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

ساتھ احتجاج جائز نہ تھا اور بعض لوگ ان احتجاج کا انکار کرتے چنانچہ اس صورت حال میں یہ بات ضروری ہوگئی کہ ایسے ضوابط وضع کئے جائیں کہ جن کی مدد سے ادلہ شرعیہ کی بحث، استدلال کے شرائط اور استدلال کی کیفیت معلوم کی جاسکے، استدلالیہ بحث کے یہ مجموعہ اور ضوابط لغویہ علم اصول فقہ کے وجود کی بنیاد بنے۔

مذکورہ بحث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ کچھ اصول قواعد وضوابط صدر اول میں پائے جاتے تھے لیکن مدون شکل میں نہ تھے، باقاعدہ تدوین بعد میں عمل میں آئی۔ اصول فقہ کی تدوین اول کے متعلق علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء کس نے کی۔ ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

وقدقیل، ان اول من کتب فی اصول الفقه هو ابو یوسف، صاحب ابو حنیفه ولکن لم یصل الینا شیء من کتبه۔(۴)

اور کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے اصول فقہ میں امام ابو یوسف نے کتاب لکھی جو امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد تھے لیکن ان کی کتاب ہم تک نہیں پہنچی۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

والشائع عندالعلماء اول من دون هذا العلم، کتب فیه بصورة مستقلة، هو الامام محمد بن ادریس الشافعی۔(۵)

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ سب سے پہلے جس نے اس علم کو مدون کیا اور مستقل کتاب کی صورت میں لکھا وہ امام محمد بن ادریس شافعی تھے۔

اسی کتاب کے حاشیہ میں ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

تمام محققین جیسے بن خلکان، ابن خلدون اور صاحب کشف الظنون نے تصریح کی ہے کہ سب سے پہلے اس فن میں امام شافعی نے تصنیف کی ہے لیکن یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی (کہ امام شافعی ہی اصولِ فقہ کے مدون اول ہیں) بلکہ میرے نزدیک یہ احتمال موجود ہے کہ امام ابو یوسف جو سب سے پہلے قاضی القضاۃ کے لقب سے ملقب ہوئے اصول فقہ میں سابقیت رکھتے ہیں۔(۶)

محمد حضری بک رقمطراز ہیں:

کانت هذه المنازعات فی مادة الاحکام سببا لاشتغال العلماء بوضع ما یسمونه باصول الفقه وهی للقواعد التی یلزم کل مجتهد ان یتبعها فی

استنباطه ويروى فى تاريخ ابى يوسف محمد بن الحسن انهما كتبا فى تلك الاصول ولكن مما يحزن انه لم يصل الينا شيء من كتبهما اما الذى وصل الينا ويعتبر اساسا صحيحا لهذا العلم وثروة كبرى الباحثين فيه فهو الرسالة التى املاها محمد بن ادريس الشافعى الامام المكى۔(۷)

اصولِ فقہ کے متعلق علماء کا باہمی نزاع ہے کہ کس نے اس کے باقاعدہ اصول وضع کئے اور سب سے پہلے اس کا نام ''اصولِ فقہ'' رکھا، تاریخ ابی یوسف ومحمد بن حسن میں مروی ہے کہ ان دونوں نے ان اصول میں کتابیں لکھیں، تاہم ان کی کوئی کتاب ہم تک نہیں پہنچی ہم تک جو اس علم کی صحیح اساس اور باحثین کے لئے بڑی دولت پہنچی وہ محمد بن ادریس شافعی کا ''رسالہ'' ہے۔

اسی سابقیت کے متعلق ابوالوفاء افغانی کا نکتہ نظر یہ ہے:

و اما اول من صنف فى علم الاصول. فيما نعلم. فهو امام الائمه وسراج الامة ابو حنيفة النعمان رضى الله عنه حيث بيّن طرق الاستنباط فى ''كتاب الراى'' له وتلاه صاحباه القاضى الامام ابو يوسف يعقوب بن ابراهيم الانصارى، والامام الربانى محمد بن حسن الشيبانى رحمهما الله ثم الامام محمد بن ادريس الشافعى رحمه الله صنف رسالته۔(۸)

اصولِ فقہ میں سب سے پہلی تصنیف امام الائمہ اور سراج الامت ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ''کتاب الرای'' ہے جس میں انہوں نے استنباط کے طرق بیان کئے ہیں۔ان کے تلامذہ قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری اور امام ربانی حضرت محمد بن حسن شیبانی رحمہما اللہ نے ان کی اتباع کی، ان کے بعد حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے ''الرسالہ'' تصنیف کیا۔

ابن ندیم نے الفہرست میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی تصنیفات میں اصولِ فقہ کی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔(۹)

اسنوی نے اصولِ فقہ کی تدوین میں امام شافعی کی سابقیت پر اجماع نقل کیا ہے۔(۱۰)

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

مذکورہ بالا بحث اور تاریخی شواہد سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اصولِ فقہ پر احناف نے کتابیں لکھیں جن میں احکام کے استنباط کے اصول و قواعد وضع کئے اور انہیں قواعد کی روشنی میں فقہ کے احکام کا ذخیرہ معرضِ وجود میں آیا لیکن مرورِ زمانہ کی وجہ سے شاید وہ کتب ضائع ہو گئیں یا تاتاریوں کے ہاتھوں بغداد جو علم وحکمت کا مرکز تھا، تاراج ہوا اور ساتھ ہی کتب خانے نذر آتش کئے گئے یا دریائے دجلہ کی لہروں کی نذر ہو گئے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا ''الرسالہ'' ان حادثات سے محفوظ رہا، موجود تھا اسی لئے اس کو ہی تدوین اول قرار دیا گیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ یہ کوشش چونکہ ابتدائی تھی اس لئے ''الرسالہ'' اصولِ فقہ کے لئے صرف بنیاد ہی فراہم کرسکتا تھا، بعد والوں نے اسی بنیاد پر اصولِ فقہ کی عمارت کھڑی کی۔ اصولِ فقہ پر بعد میں تصنیف ہونے والی کتابوں میں شافعی اصولیین نے امام شافعی رحمۃ اللہ ہی کی طرح تشریح، توضیح و تفصیل کی، جب کہ احناف نے اپنا جداگانہ اسلوب اپنایا۔ اس لئے دونوں طرز ہائے تالیف دو باہم واضح اور ممتاز طریقوں میں منقسم ہوگیا۔

(۱) متکلمین کا طریقہ (۲) احناف کا طریقہ (۳) متاخرین کا طریقہ:

(۱) متکلمین کا طریقہ:

متکلمین کے طریقہ پر بحث کرتے ہوئے محمد حضری بک لکھتے ہیں:

فاما المتکلمون فانہ کان من رایھم البحث علی طریقة علم الکلام وتقریر الاصول من غیر التفات الی موافقة فروع المذاھب لما او مخالفتھا ایاھا، وقد کانوا ینتسبون الی مذاھب شیء فمنھم المعتزلة ومنھم الشافعیة والمالکیة اھل السنة، ما ایّدتہ العقول والحجج من القواعد اثبتوہ، وما خالف ذالک نفوہ فلما اشتغلون بالبحث فی الفروع المذھبیة الاعرضا۔(۱۱)

متکلمین نے اپنی کتابوں میں علم الکلام کے تقاضوں کے مطابق عقلی استدلال کا طریقہ اپنایا اور فروع فقہیہ اور کسی مذہب کی موافقت یا مخالفت سے بالاتر ہو کر صرف اصول کی تقریر کی اور قواعد کی منطقی تحقیق سے سروکار رکھا، ان میں معتزلہ اور اہلسنت میں

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

شافعیہ اور مالکیہ ہیں جنہوں نے اسی طریقے کو اپنایا، جہاں عقل اور مواعد جیہ نے تائید کی، اسے قبول کرلیا اور جو اس کے خلاف دیکھا اسے رد کر دیا۔ انہوں نے مذہبی فروع کی بحث سے بہت کم اشتغال رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابوں میں فقہی فروعی مسائل بہت کم ہیں۔

(۲) طریقہ احناف:

واما الحنفية فان طريقتهم كان يراعى فيها تطبيق الفروع المذهبية على تلك القواعد حتى انهم كانوا يقرون قواعدهم كي مقتضي مانقل من الفروع عن ائمتهم، واذا كانت القاعدة يترتب عليها مخالفة فرع فقهى اشكلوها بالشكل الذى يتفق معه، مكانهم انما دونوا الاصول التى ظنوا. ان ائمة المذهب اتبعوها فى تفريع المسائل و ابداء الحكم فيها وقديؤدى بهم ذالك فى بعض الاحيان الى تقرير قواعد غريبة الشكل لذلك ترى صول الحنفية حملؤه بالفروع الكثيرة لانهما فى الحقيقة هى الاصول لتلك القواعد۔ (۱۲)

جبکہ احناف نے اس طریقہ کو اپنایا جس میں ان قواعد کی رعایت تھی جن سے مذہبی فروع کی تطبیق ہو سکے اپنے ائمہ سے منقول فروع کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی مطابقت میں فقہ کے اصول مقرر کئے اور ان قواعد کو مخالف فروعی فقہی مسائل پر مرتب کیا جن سے ایسی صورت سامنے آئی کہ وہ ان کے فروعی مسائل کے ساتھ متفق ہیں۔ گویا انہوں نے ایسے اصول مدون کئے جو ان کے خیال کے مطابق ائمہ نے مسائل کی تفریع میں ان قواعد کو کام میں لا کر حکم جاری کئے ہیں اور بسا اوقات عجیب وغریب شکل کے قواعد مقرر کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احناف کی کتابیں فروعی فقہ سے معمور ہیں جو حقیقت میں انہی قواعد کے اصول ہیں۔

شوافع نے اپنی تصانیف میں متکلمین کے طرز کو اس لئے اپنایا کہ ایک تو ان کے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ کے اصول موجود تھے اس لئے نہیں اس بات کی چنداں ضرورت نہ تھی کہ وہ اپنے

مذہب کے منقول فروع سے اصول کا استخراج کرسکیں اور دوسرا یہ کہ شوافع میں جن لوگوں نے اس فن پر ابتداءً کتابیں لکھیں وہ خود متکلم تھے اس لئے ان پر علم کلام کا غلبہ زیادہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تحریروں میں بھی یہ رنگ غالب رہا۔ رہا مسائل احناف کا تو اس طریقہ کو زیادہ پسند کیا گیا ہے کیونکہ فقہائے احناف کو اس میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ فقہ کے نکات کی گہرائیوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

متکلمین کے انداز پر جو بنیادی کتابیں لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

۱۔ ابوالحسن محمد بن علی بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ) ''المعتمد''۔

۲۔ ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی نیشاپوری شافعی المعروف بامام الحرمین (متوفی ۴۸۷ھ) ''البرہان''۔

۳۔ ابوحامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی (متوفی ۵۰۵ھ) ''المستصفی''

احناف کے طرق پر حسب ذیل کتابیں تصنیف کی گئیں۔

۱۔ ابوالحسن الکرخی (متوفی ۳۴۰ھ) ''اصول کرخی''

۲۔ ابوبکر احمد بن علی الرازی المعروف بالجصاص (متوفی ۳۷۰ھ) ''اصول''۔

۳۔ ابوزید دبوسی (متوفی ۴۳۰ھ) ''تقویم الادلۃ''۔

۴۔ فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی (متوفی ۴۸۳ھ) ''اصول البزدوی''۔

۵۔ شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی (متوفی ۴۸۳ھ) ''اصول السرخسی''۔

بعض مالکیہ اور شافعیہ نے احناف کے طرز کی اتباع کی جیسے قرافی نے ''تنقیح الفصول فی علم الاصول'' میں، اسنوی نے ''التمہید'' میں ابن قیم اور ابن تیمیہ نے اپنی اصول کی کتابوں میں احناف کے طریقہ کو اپنایا۔

(۳) متأخرین کا طریقہ:

تیسرا طریقہ متأخرین کا ہے۔ انہوں نے سابقہ دونوں طرق کو جمع کر کے تحقیق کے ساتھ قواعد اصولیہ کو معین کیا اور ان پر دلائل قائم کئے۔ اس طریقے پر بعض علمائے احناف اور شافعیہ نے کتابیں مدون کیں ہیں۔ اس نہج پر تدوین کردہ مشہور کتب حسب ذیل ہیں۔

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

۱۔ کتاب بدیع النظام۔ ظفر الدین احمد بن علی (متوفی ۶۹۴ھ) نے امام بزدوی حنفی کی ''اصول بزدوی'' اور آمدی شافعی کی کتاب ''الاحکام'' کو جمع کیا۔

۲۔ المنار: عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) یہ کتاب دراصل اصول بزدوی اور اصول سرخسی کی تلخیص ہے۔ اس متن پر مؤلف نے خود شرح لکھی جو ''کشف الاسرار فی شرح المنار'' کے نام مشہور ہے۔

۳۔ کتاب ''تنقیح الاصول'' صدر الشریعہ عبیداللہ ابن مسعود حنفی بخاری (متوفی ۷۴۷ھ) نے اس کتاب میں ''اصول بزدوی'' ''المحصول'' ''مختصر'' ابن حاجب کی تلخیص پیش کی ہے۔ اس طرز پر سعدالدین تفتازانی نے ''التلویح'' کے نام کتاب تالیف کی۔

۴۔ ''جمع الجامع'' تاج الدین عبدالوہاب بن علی سبکی (متوفی ۷۷۱ھ) اس کتاب میں مؤلف نے ایک سو مصنفین کے اصول قلمبند کیے۔

۵۔ ''کتاب التحریر'' کمال الدین ابن الہمام (متوفی ۸۶۱ھ) اس کتاب کی شرح ان کے شاگرد محمد بن امیر الحاج الحلبی (متوفی ۸۷۵ھ) نے ''التقریر والتعبیر'' کے نام سے لکھی اس پر مزید شرح محمد امین المعروف امیر بادشاہ الحسینی حنفی نے ''تیسیر التحریر'' لکھی۔

۶۔ کتاب ''مسلم الثبوت'' محب اللہ ابن شکور بہاری (متوفی ۱۱۱۹ھ) نے لکھی یہ کتب متاخرین میں بہت دقیق کتاب ہے۔

۷۔ ''الموافقات'' امام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی (متوفی ۷۸۰ھ) اس کتاب میں سہل عبارت ہونے کے ساتھ ساتھ مقاصد شرع کی تفصیلی وضاحت موجود ہے۔ علماء فن نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔

۸۔ نور الانوار، شیخ احمد بن ابوسعید المعروف ملاجیون (متوفی ۱۱۳۰ھ) یہ کتاب ''المنار'' کی شرح ہے۔ اس میں قرآن وحدیث سے استنباط واستخراج کے جو اصول بتائے گئے ہیں وہ اصول کی دیگر کتب میں بہت کم ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر تمام مدارس میں شامل نصاب ہے۔

ان کے علاوہ محمد بن علی بن محمد شوکانی (متوفی ۱۲۵۵ھ) نے ''ارشاد الفحول'' لکھی محمد ابو زہرہ نے ''اصولِ فقہ'' لکھی، محمد حضری بک نے ''اصولِ فقہ'' محمد عبدالرحمٰن عبدالمحلاوی نے ''تسہیل الوصول الی علم الاصول'' عبدالوہاب خلاف نے اصول فقہ لکھی۔ ان کے علاوہ اردو اور عربی میں بہت

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

شروح اور تراجم لکھے گئے۔ علماء کے نزدیک مسلم الثبوت کے بعد اصولِ فقہ کے متن پر کوئی کتاب منظر عام پر نہیں آئی۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اصولِ فقہ میں جو اصول وقواعد بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی مثالیں قرونِ اولیٰ میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اصولِ فقہ کی ابتداء قرونِ اولیٰ سے ہی ہو چکی تھی اور اس کے بعد ان ہی اصولوں کو وسعت دے کر باقاعدہ اصول فقہ کی تدوین کی گئی اور اس موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور فقہی مسائل کے استخراج کے لئے اسے بنیاد قرار دیا گیا۔

الحواشی

۱۔ محمد حضری بک، تاریخ فقہ اسلامی (اردو ترجمہ) کراچی، مشہور پریس ۱۹۷۸ء ص ۱۷۷۔

۲۔ محمد حضری بک، اصول الفقہ، بیروت، داراحیاء التراث العربی ۱۹۷۹ء، ص ۱۵۔

۳۔ عبدالوہاب خلاف، علم اصول الفقہ، مصر، مطبعہ دارالقلم، ۱۹۵۶ء، ص ۱۷۔

۴۔ عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، بیروت، مؤسسہ الرسالہ ۱۹۸۷ء، ص ۱۶۔

۵۔ ایضاً۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ محمد حضری بک، تاریخ التشریع الاسلامی، مصر داراحیاء الکتب العربی ۱۹۲۶ء، ۱۳۵۔

۸۔ ابوالوفاء افغانی، مقدمہ اصول السرخسی، مصر، دارالکتاب العربی، ۱۳۷۲ھ، ص ۳، ج ۱۔

۹۔ ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفہرست، بیروت، مکتبہ خیاط، ص ۲۰۵، ۲۰۴۔

۱۰۔ اسنوی، عبدالرحیم بن الحسن، التمہید، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ ۱۹۸۴ء، ص ۴۵۔

۱۱۔ محمد حضری بک، اصول الفقہ، مصر، مطبعۃ السعادۃ، ۱۹۳۸ء، ص ۶۔

۱۲۔ ایضاً۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی نئی کتاب

رفیق العروسین

شائع ہوگئی

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے فقہ اسلامی کے ایک اہم معاملاتی پہلو نکاح اور اس کے متعلقات پر ایک وقیع کتاب تحریر کی ہے۔ ان کی یہ کتاب ۵۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ خوبصورت جلد عمدہ طباعت اور جلی حروف میں کتابت کے ساتھ کتاب کا حسن دوچند ہوگیا ہے۔ کتاب کے مباحث نہایت عمدہ اور مفید ہیں، عنوانات کی ایک جھلک اس طرح ہے۔

رفیقۂ حیات کے انتخاب کا شرعی طریقہ، مرد اور عورت کے ایک دوسرے کو دیکھنے کے مسائل، ٹی وی اور کمپیوٹر کی تصاویر کا حکم، نکاح کے مسائل، فضائل، اور فوائد۔ نکاح کا شرعی طریقہ، امہات المؤمنین اور بنات رسول ﷺ کے نکاحوں کا حال، ایجاب وقبول، فون، فیکس، آڈیو ویڈیو کیسٹس، انٹرنیٹ، موبائل میسیج اور دیگر جدید وسائل سے نکاح کا حکم، دور جدید کی جنسی خرافات کا ذکر، خواتین کی تلاوت ونعت سننے کا حکم، عریاں لباس کا حکم اور عریاں لباس میں ملبوس خواتین کو دیکھنے کا معاملہ، مہر اور غسل جنابت کے مسائل، دلہنوں کو بیوٹی پارلر سے میک اپ کرانے کا حکم، نیل پالش اور لپ اسٹک پر وضو اور غسل کے احکام۔ اور دیگر اہم مسائل۔

تمام شرعی مباحث فقہی مصادر ومراجع کی روشنی میں حوالہ جات سے مزین کئے گئے ہیں۔ مدارس کے طلبہ، مقررین واعظین، ائمہ مساجد، خطباء اور بعض علماء تک کے لئے کتاب سے استفادہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ ۵۷۵ صفحات کی اس مجلد کتاب کا ہدیہ ۲۵۰ روپے ہے۔ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ فیض القرآن قاسم سنٹر اردو بازار کراچی۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار کراچی